رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۸۲۷ صہ انگریزی ماہ کی ۶-۱۳-۲۰-۲۷ تاریخ کو قادیان سے نکلتا ہے،

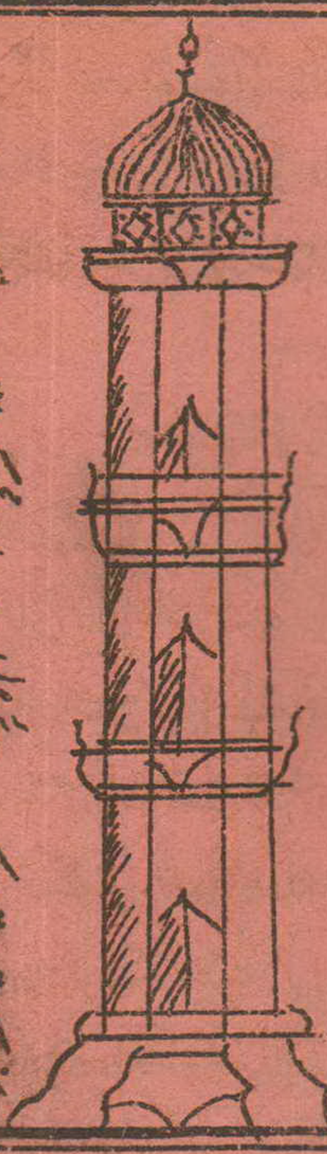

(بمقام مبارک مسجد قادیان دارالامان جو بنام ناصر آباد موسوم ہوگا)

# بدر

انڈیا میں ہر پانچ روپیہ (صہ)
قیمت فی پرچہ ۱/

قادیان

ایڈیٹر مسئول قاسم علی احمدی،

پتہ برائے خط و کتابت
سپرنٹنڈنٹ صاحب دفاتر۔ عام۔ طلباء۔ مستقل ہی
سپرنٹنڈنٹ صاحب دفاتر صدر انجمن احمدیہ قادیان

جلد (۱۳) قادیان مورخہ ۶ر جون ۱۹۲۸ء مطابق ۱۷ ذی الحجہ ۱۳۴۶ھ نمبر (۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## سلسلہ کی خبریں

(۱) حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ خدا کے فضل سے بخیریت ہیں۔ اور حضور بہ تقریب امتحان اپنے حرم ثالث بنت مولانا عبدالماجد صاحب بھاگلپوری داہل بیت نواب زادہ میاں عبداللہ خانصاحب بی بی امۃ الحفیظ بیگم بنت حضرت مسیح موعود و صاحبزادہ میاں ناصر احمد صاحب سلمہ الرحمن ابن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی و مولوی عبدالسلام صاحب ابن حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ جو ادیب عالم کا امتحان دینے کے لئے لاہور گئے ہیں۔ تشریف لیگئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو اور بخیریت تمام فائز المرام واپس لائے۔ آمین ۔ صاحبزادہ ناصر احمد سلمہ اللہ نے ابھی مولوی فاضل کا اور مولوی عبدالسلام صاحب نے ایف اے کا امتحان دیا ہے۔ اور اب یہ دوسرا امتحان دینے گئے ہیں۔ احباب ان سب کی کامیابی کیلئے بہت بہت دعائیں کریں۔ (۲) حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا معہ جمیع متعلقین خاندان رسالت بحمد للہ عافیت و بخیریت سے ہیں۔ (۳) اسسٹنٹ سرجن کے آخری امتحان میں خدا کے فضل سے ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب خلف اکبر جناب بابو اکبر علی صاحب ورک انسپکٹر ریلوے اسٹیشن روہڑی کے فسٹ ڈویژن میں اور سید عنایت اللہ شاہ صاحب خلف حضرت سید فضل شاہ صاحب مرحوم کی کامیابی کی تار موصول ہوئی ہے۔ الحمد للہ۔ اس کامیابی پر ہم بابو صاحب اور ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب کو اور سید صاحب کے خاندان اور سید صاحب کو دلی مبارک باد دیتے ہیں اور دعا کرتے ہیں۔ کہ انکو سلسلہ اور اسلام کے لئے مفید اور نافع وجود بنائے۔ آمین۔ دیگر پچوں کے متعلق پھر لکھا جائیگا۔ (۴) ٹیالہ قادیان ریلوے کا کام نہایت سرعت سے ہو رہا ہے۔ پٹڑی دور تک بچھائی جا چکی ہے۔ مٹی ڈالی جا رہی ہے۔ امید قوی ہے۔ کہ نومبر تک قادیان کی ریل تیار ہو کر آمد و رفت مسافران شروع ہو جائے گی۔ (۵) فاروق کی تعداد خریداری پانسو تک پوری کرنیکے واسطے ۲۳۲ کی کمی ہے۔ اگر یہ پوری نہ ہوئی تو فاروق کو پھر مشکلات کا سامنا ہوگا۔ احباب ہمت کریں ۲۳۲ خریدار بہم پہنچانے کوئی مشکل بات نہیں۔ صرف خیال اور توجہ کی ضرورت ہے۔

## قدم کو آگے بڑھاتے جاؤ!

جبیں پہ بل تا نہ آئے ہرگز صعوبتوں کو اٹھاتے جاؤ
ستارے سیماب ہیں فلک پر زمین پہ ہیں ریگ زار سمندر
عناں ہمت کو ہاتھ سے دو نہ رہروان طریق الفت
منجر تمہارا جو کوئی ہوتا تو بیٹھتے آج زیر سایہ
خزاں کا کب تک عمل رہیگا۔ رہیگی پژمردگی یہ کب تک
رہے نہ اک فرد قوم جاہل ہر اک کو علم و ہنر سکھاؤ
یہ آیۂ لا یغیر اللہ ما بقوم کا ہے اشارہ
ترقی پہ چل چکی ہو تو تھک کے پھر بیچ میں نہ بیٹھو

ملے نہ جبتک نشان منزل قدم کو آگے بڑھاتے جاؤ
چلے چلو تم بھی سیل بنکر جہاں کو ہمت دکھاتے جاؤ
نوید لا تقنطوا سے تم پس رڈوں کی ڈھارس بندھاتے جاؤ
ہو آنیوالوں کا درد تم کو تو کوئی پودا لگاتے جاؤ
نسیم گلزار قوم ہو تم دلوں کے غنچے کھلاتے جاؤ
جو دامن قوم پر ہے دھبہ تو چل کے اسکو مٹاتے جاؤ
کریگی قدرت مدد تمہاری تم اپنی بگڑی بناتے جاؤ
اگر ہے غیرت تمہارے دل میں تو مر کے کچھ بھی دکھاتے جاؤ
کمر کو ہمت کی کس کے باندھو قدم کو آگے بڑھاتے جاؤ

(بقیہ ص ۷)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# دُنیا کی خبریں

—— امرتسر کی مجیٹھہ منڈی کے ایک دوکاندار کے پاس دو بیمہ شدہ پارسلیں آئیں۔ پارسلیں بالکل ثابت تھیں۔ جب ان کو کھولکر دیکھا گیا۔ تو ان میں بجائے سونے کی سلاخوں کے پیتل کے ٹکڑے برآمد ہوئے۔ مکتوب الیہ نے پوسٹ ماسٹر سے شکایت کی۔ مگر اس نے دخل دہی سے انکار کر دیا۔ اور کہا کہ پولیس سے شکایت کرو!

—— راولپنڈی میں ہنسراج محلہ جو سناتن دھرم ہائی سکول کا ایک طالب علم ہے۔ ایک لڑکی کو زہر آلود شیرینی کھلادی جس سے وہ مرگئی۔ اس الزام میں سٹی مجسٹریٹ راولپنڈی نے لڑکے کو سپرد سشن کر دیا۔

—— نوجوان بھارت سبھا نے یہ قرارداد منظور کی کہ تمام صوبہ اور اضلاع کے نوجوان لوگوں کو چاہیئے۔ کہ سائمن کمیشن اور برٹش مال یا بالخصوص برٹش کپڑے کا بالکل بائیکاٹ کر دیں۔ ہر ضلع کے نوجوانوں کو یہ دونوں کام اپنے اختیار میں لینے چاہئیں۔

—— شاہ گنج ضلع جون پور میں ۴ سے ۶ رمئی تک ہونے والی تبلیغ کانفرنس کے موقعہ پر آریہ سماج نے دو یکاتند اور پنڈت دھرم بھکشو کو منگوالیا۔ اس پر پولیس کی طرف سے پردھان آریہ سماج کے پاس زیر دفعہ ۱۴۴ حکم پہنچا۔ کہ آپ مسلمانوں کے جلسہ میں نہ جائیں۔ بعد ازاں کلکٹر نے پردھان آریہ سماج اور پنڈت دھرم بھکشو کو تھانہ میں بلاکر تنبیہ کی۔ اور پنڈت دھرم بھکشو کو نکل جانے کا حکم دیا۔

—— لائل پور سے خبر آئی ہے۔ کہ کچھ عرصہ گزرا کہ لالہ امرت رائے صاحب سب جج کو ایک بیرسٹر کی منشی نے جوتے اور لاٹھی سے مارنا شروع کر دیا۔ سب جج نے ملزم کو اس روز چھ ماہ کے واسطے جیل خانہ بھیجا تھا۔ اس لئے ملزم نے سب جج کو پیٹا۔ پولیس نے ملزم کو زیر دفعہ ۳۳۲ تعزیرات ہند دسٹرکٹ جج بہادر کی عدالت میں چالان کر دیا۔

—— لائلپور کے ہائی سکول کے ایک طالب علم ہنسراج نے ایک ایسا آلہ تیار کیا ہے جس کے ذریعہ لاسلکی پیام ۵ میل تک بھیجا جاسکتا ہے کئی اعلےٰ تعلیم یافتہ لوگوں نے اس آلہ کے مظاہرے کو دیکھا ہے۔ اس آلہ سے شہر میں بڑی دلچسپی پیدا ہو رہی ہے۔ لڑکے کے باپ کو مبارک باد کے پیغام موصول ہو رہے ہیں۔

—— امرتسر میں ایک مسلمان ماجا نام نے ایک ہندو لڑکی پر حملہ کر کے اس کی ناک کاٹ کھائی۔ مسلمانوں نے اس مسلمان کو پکڑ کر حوالہ پولیس کر دیا۔ پولیس نے زیر دفعہ ۳۲۶ تعزیرات ہند ضرب شدید لگانے کے الزام میں ماجا کا چالان کر دیا۔

—— کابل اور تاشقند کے درمیان ہوائی جہازوں کی باقاعدہ آمدورفت شروع ہوگئی ہے۔ کابل کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ آمدورفت بہت مقبول ہونے لگی ہے۔ اور اس سے حکومت کے محاصل چنگی میں اضافہ ہو رہا ہے مہینہ بھر میں طیارے دو دفعہ کابل سے روانہ ہوتے ہیں۔ اور دو ہی دفعہ کابل میں وارد ہوتے ہیں۔

—— دھلی میں پرانے قلعہ کے پیچھے پہاڑ گنج کے دو مسلمان سنبھلان حافظ نصیر الدین اور اس کے مرید خیر دین کی نعشیں پائی گئیں۔ پولیس قاتل کی تلاش میں مصروف ہے

—— دہلی میں ایک یورپین لیڈی مسز بروٹن نے زہر کھاکر خودکشی کرنی چاہی۔ اور ہوٹل کے مینجر سے کہدیا۔ کہ میں نے زہر کھالیا ہے۔ اس کو سول ہسپتال لے گئے۔ معالجہ سے زہر سارا نکال دیا گیا۔ اب وہ اچھی ہے۔ مگر اقدام خودکشی کا مقدمہ فوجداری دائر کر دیا ہے۔

—— اجمیر میں ریلوے ورک شاپ کے ایک ہزار ہندو مزدوروں نے ۴۰ مسلمان مزدوروں پر حملہ کر کے ان کو بہت بیدردی سے زدوکوب کیا۔ ساتھ ہی اس کے قریب کے ہندو لاٹھیاں لے کر آگئے۔ اور غریب مسلمانوں پر لکڑیوں سے اور پتھروں سے حملہ کیا۔ اور اکثر مسلمانوں کی دوکانیں لوٹ لیں۔ سیٹھ محمد ذکریا صاحب میونسپل کمشنر پر بھی حملہ کیا۔

—— ملیبار سے خبر آئی ہے۔ کہ نیلمبور کے راجہ کی ۱۳ سالہ کنواری لڑکی نے آدھی رات کو اپنے کپڑے پر مٹی کا تیل ڈالکر خودکشی کرلی۔ مگر وجہ خودکشی ابتک معلوم نہ ہوئی۔

—— مس میو مصنفہ کتاب مادر ہند موسم سرما میں پھر ہندوستان میں آرہی ہیں۔ کتاب مذکور کے ایک لاکھ نسخے فروخت ہو چکے ہیں۔ اور کتاب کی مانگ بدستور جاری ہے۔ یہ کتاب عنقریب ہی جرمنی زبان میں بھی شائع کی جائے گی۔

—— دیلورا حاطہ مدراس میں نہایت مہیب آتشزدگی ہوئی جس سے تین ہزار مکان جل گئے۔

—— بنگال کے ضلع دیناج پور کی ڈسٹرکٹ پولیٹیکل کانفرنس نے اخبارات میں بیان شائع کرایا ہے کہ قحط کی شدت سے متعدد دیہات میں لوگ انسان فروشی سے تنگ سیری کرنے پر مجبور ہوگئے ہیں۔ لوگ اپنی اولاد اور اپنی بیویوں کو فروخت کر کے بسر اوقات کر رہے ہیں۔ گورنمنٹ کا فرض ہے۔ کہ وہ خود ایسے واقعہ کی تحقیقات کرے۔ اور قحط زدہ لوگوں کو خزانہ ہند سے بیدریغ امداد دے۔

—— مدراس کی محمڈن ایجوکیشنل ایسوسی ایشن کی مجلس انتظامیہ نے مسلمانوں کے تعلیمی مطالبات کے متعلق ایک یادداشت مرتب کر کے سائمن کمیشن کے روبرو پیش کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

—— ایک مال گاڑی جس میں ۲۳۶ کرے آموں کے تھے۔ یکم مئی کو مدراس کے علاقہ کے ایک اسٹیشن سے لاہور روانہ کی گئی۔ یہ گاڑی ۵ رمئی کو لاہور پہنچ جانی چاہیئے تھی۔ مگر یہ ۹ رمئی تک دہلی کے اسٹیشن پر رکی رہی۔ اور ۱۰ رمئی کو لاہور ریلوے اسٹیشن پر یہ آم پہنچے۔ جب تک یہ تمام آم خراب ہوگئے تھے۔ جو ہیلتھ آفیسر نے پھنکوا دیئے۔ ریلوے والوں کی اس غفلت سے چودھری اللہ دتا اور دین محمد تاجران کا آٹھ ہزار روپے کا نقصان ہوگیا۔ انہوں نے ریلوے سے معاوضہ طلب کیا ہے۔

—— رام باغ راولپنڈی کے مندر میں ایک سادھو نے مندر میں مورتی توڑ دی۔ اس پر سناتن دھرم ہندوؤں میں بڑا جوش پھیلا ہوا ہے۔

—— آریوں کے مشہور پادیشک گوردکل کے پنڈت گوبند پرشاد شرما آغوش اسلام میں آگئے۔ ان کا اسلامی نام عبدالرشید رکھا گیا۔ اور انکو نومسلم کالج آگرہ میں تکمیل تعلیم دین الٰہی کے لئے داخل کر دیا گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
فاروق
قادیان دارالامان مورخہ ۶ رجون ۱۹۲۸ء

# احمدی مسلمان

(اصلاء عام از مسیح موعود علیہ السلام)

۱۸۹۶ء میں حضرت مسیح و مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اندرونی مخالفین یعنے علماء و غیر احمدی مسلمین کے نام مندرجہ ذیل اعلان شائع کر کے انکو صلح کی طرف بلایا۔ مگر افسوس کہ کوئی نہ آیا۔ (ایڈیٹر)

"میں حق کے طالبوں کے لئے عام اعلان دیتا ہوں۔ کہ اگر وہ اب بھی نہیں سمجھے۔ تو نئے سرے اپنی تسلی کر لیں۔ اور یاد رکھیں کہ خدا تعالیٰ نے چھ طور کے نشان میرے ساتھ ہیں۔

**اوّل**۔ اگر کوئی مولوی عربی کی بلاغت فصاحت میں میری کتاب کا مقابلہ کرنا چاہے گا۔ تو وہ ذلیل ہوگا۔ میں ہر ایک متکبر کو اختیار دیتا ہوں۔ کہ اسی عربی مکتوب کے مقابل پر طبع آزمائی کرے۔ اگر وہ اس عربی کے مکتوب کے مقابل پر کوئی رسالہ بالتزام مقدار نظم و نثر بنا سکے۔ اور ایک مادری زبان والا جو عربی ہو۔ قسم کھا کر اس کی تصدیق کر سکے۔ تو میں کاذب ہوں۔ **دوم**۔ اور اگر یہ نشان منظور نہ ہو۔ تو میرے مخالف کسی سورۃ قرآنی کی بالمقابل تفسیر بنا دیں۔ یعنے روبرو ایک جگہ بیٹھ کر بطور فال قرآن شریف کھولا جاوے اور پہلی سات آیتیں جو نکلیں۔ انکی تفسیریں بھی عربی میں لکھوں۔ اور میرا مخالف بھی لکھے۔ پھر اگر میں حقائق معارف کے بیان کرنے میں صریح غالب نہ رہوں۔ تو پھر بھی میں جھوٹا ہوں۔ **سوئم**۔ اور اگر یہ نشان بھی منظور نہ ہو۔ تو ایک سال تک کوئی مولوی نامی مخالفوں میں سے میرے پاس رہے۔ اگر اس عرصہ میں انسان کی طاقت سے برتر کوئی نشان مجھ سے ظاہر نہ ہو تو پھر بھی میں جھوٹا ہونگا۔ **چہارم**۔ اور اگر یہ بھی منظور نہ ہو۔ تو ایک تجویز یہ ہے۔ کہ بعض نامی مخالف اشتہار دیدیں۔ کہ اس تاریخ کے بعد ایک سال تک اگر کوئی نشان ظاہر ہو۔ تو ہم توبہ کرینگے۔ اور مصدق ہو جائیں گے۔ پس اس اشتہار کے بعد اگر ایک سال تک مجھ سے کوئی نشان ظاہر نہ ہو۔ جو انسانوں طاقتوں سے بالاتر ہو خواہ پیشگوئی ہو یا امر تو میں اقرار کر لونگا۔ کہ میں جھوٹا ہوں۔ **پنجم**۔ اور اگر یہ بھی منظور نہ ہو۔ تو شیخ محمد حسین بطالوی اور دوسرے نامی مخالف مجھ سے مباہلہ کر لیں۔ پس اگر مباہلہ کے بعد میری بددعا کے اثر سے ایک بھی خالی رہا۔ تو میں اقرار کرونگا۔ کہ میں جھوٹا ہوں۔ یہ طریق فیصلہ ہیں۔ جو میں نے پیش کئے ہیں۔ اور میں ہر ایک کو خدا تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں۔ کہ اب سچے دل سے ان طریقوں میں سے کسی طریق کو قبول کریں۔ یعنی یا تو میعاد دعا میں جو مارچ ۱۸۹۷ء کی دس تاریخ تک مقرر کرتا ہوں۔ اس عربی رسالہ کا ایسا ہی فصیح بلیغ جواب چھاپکر شائع کریں۔ یا بالمقابل ایک جگہ بیٹھ کر زبان عربی میں میرے مقابل میں سات آیت قرآنی کی تفسیر لکھیں۔ اور یا ایک سال تک میرے پاس نشان دیکھنے کے لئے رہیں۔ اور یا اشتہار شائع کر کے اپنے ہی گھر میں میرے نشان کی ایک برس تک انتظار کریں۔ اور یا مباہلہ کر لیں۔ **ششم**۔ اور اگر ان باتوں میں سے کوئی بھی نہ کریں۔ تو مجھ سے اور میری جماعت سے سات سال تک اس طور سے صلح کریں۔ کہ تکفیر اور تکذیب اور بدزبانی سے منہ بند رکھیں۔ اور ہر ایک مجلس کو محبت اور اخلاق سے ملیں۔ اور قہر الٰہی سے ڈر کر ملاقاتوں میں مسلمانوں کی عادت کے طور پر پیش آویں۔ اور ہر ایک قسم کی شرارت اور خباثت کو چھوڑ دیں۔ پس اگر ان سات سال میں میری طرف سے خدا تعالیٰ کی تائید سے اسلام کی خدمت میں نمایاں اثر ظاہر نہ ہوں۔ اور جیسا کہ مسیح کے ہاتھ سے ادیان باطلہ کا مر جانا ضروری ہے۔ یہ موت جھوٹے دینوں پر میرے ذریعہ سے ظہور میں نہ آوے۔ یعنے خدا تعالیٰ میرے ہاتھ سے وہ نشان ظاہر نہ کرے۔ جن سے اسلام کا بول بالا ہو۔ اور جس سے ہر ایک طرف سے اسلام میں داخل ہونا شروع ہو جائے۔ اور عیسائیت کا باطل معبود فنا ہو جائے۔ اور دنیا اور رنگ پکڑ جائے۔ تو میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اپنے تئیں کاذب خیال کر لونگا۔ اور خدا جانتا ہے۔ کہ میں ہرگز کاذب نہیں۔ یہ سات برس کچھ زیادہ سال نہیں ہیں۔ اور اس قدر انقلاب اس تھوڑی مدت میں ہو جانا انسان کے اختیار میں ہرگز نہیں۔ پس جبکہ میں سچے دل سے اور خدا تعالیٰ کی قسم کے ساتھ یہ اقرار کرتا ہوں۔ اور تم سب کو اللہ کے نام پر صلح کی طرف بلاتا ہوں۔ تو اب تم خدا سے ڈرو۔ اگر میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہوں۔ تو میں تباہ ہو جاؤں گا۔ ورنہ خدا کے مامور کو کوئی تباہ نہیں کر سکتا۔

یہ یاد رہے۔ کہ معمولی بحثیں آپ لوگوں سے بہت ہو چکی ہیں۔ اور عیسےٰ علیہ السلام کی وفات قرآن اور حدیث سے پایہ ثبوت تک پہنچ گئی۔ اس طرف سے کتابیں تالیف ہو کر لاکھوں انسانوں میں پھیل گئیں۔ طرف ثانی نے بھی ہر یک تلبیس اور تزویر سے کام لیا۔ پاک محبتوں کے نیک روحوں پر بڑے بڑے اثر پڑے۔ اور ہزارہا سعید لوگ اس جماعت میں داخل ہو گئے۔ اور تقریری اور تحریری بحثوں کے نتیجے اچھی طرح کھل گئے۔ اب پھر اسی بحث کو چھیڑنا۔ یا فیصلہ شدہ باتوں سے انکار کرنا محض شرارت اور بے ایمانی ہے۔ کتابیں موجود ہیں۔ ہاں عین مباہلہ کے وقت پھر ایک گھنٹہ تک تبلیغ کر سکتا ہوں۔ پس فیصلہ کی یہی راہیں ہیں۔ جو میں نے پیش کی ہیں۔ اب اس کے بعد جو شخص طے شدہ بحثوں کی ناحق درخواست کریگا۔ میں سمجھونگا۔ کہ اسکو حق کی طلب نہیں۔ بلکہ سچائی کو ٹالنا چاہتا ہے۔

یہ بھی یاد رہے۔ کہ اصل مسنون طریق مباہلہ میں یہی ہے۔ کہ جو لوگ ایسے مدعی کے ساتھ مباہلہ کریں۔ جو مامور من اللہ ہونیکا دعویٰ رکھتا ہو۔ اور اس کو کاذب یا کافر ٹھیرا دیں۔ وہ ایک جماعت مباہلین کی ہو۔ صرف ایک یا دو آدمی نہ ہوں۔ جس میں یہ صریح فائدہ ہے۔ کہ جو امر خارق عادت بطور عذاب مکذبین پر نازل ہو وہ مشتبہ نہیں رہے گا۔ مگر صرف ایک شخص میں مشتبہ رہنے کا احتمال ہے۔"

(انجام آتھم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# قادیان میں ریل کی بابت حضرت مسیح موعودؑ کا ایک رؤیا

(از مکرمی ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب اسسٹنٹ سرجن)

قادیان ایک گاؤں تھا ریل سے دُور۔ کوئی سڑک پختہ آج تک وہاں نہیں پہنچی۔ کوئی رونق کا سامان نہیں ہے۔ نہ تجارت نہ منڈی نہ کارخانہ۔ نہ علم کا مرکز۔ نہ ریلوے سٹیشن نہ کچہری نہ تحصیل نہ تھانہ۔ غرض کوئی چیز بھی ایسی نہ تھی۔ جو اسے مشہور کر سکے۔ یا وہ کسی قسم کا مرکز خلائق بن سکے۔ پھر اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے مسیح موعودؑ کو دنیا کی ہدایت کے لئے اس گاؤں میں پیدا کیا۔ اور آپؑ کی برکت سے اس گاؤں نے بھی حصہ لیا۔ اور بڑھتے بڑھتے اب قصبہ بن گیا۔ مرکز خلائق ہو گیا۔ سکول بن گئے۔ نئے لوگ آباد ہو گئے۔ چھاپہ خانے اور اخبار جاری ہو گئے۔ عمدہ پختہ عمارتیں بن گئیں۔ موٹر چلنے لگے۔ آخر تار بھی لگ گیا۔ اور اب ریل بھی بن رہی ہے۔ اس ریل کی بابت بعض ناواقف معترض ہیں۔ کہ یہ حضور علیہ السلام کے الہامات کے مخالف ہے۔ یعنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کہ یہاں ریل نہیں بنے گی۔ اور اب برخلاف آپؑ کے فرمودہ کے ریل بن رہی ہے۔ یہ ایک وزنی اعتراض ہے۔ بشرطیکہ سچا ہو۔ مگر سچ یہی ہے کہ یہ اعتراض بالکل غلط ہے۔ اور کسی کا خود ساختہ ہے۔ اور جان بوجھ کر لوگوں کو دھوکہ دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس کی تردید کے لئے صرف یہی دلیل کافی ہے۔ کہ سالہا سال سے ہمارے سلسلہ کے کارکن حکام سے ملکر زبانی اور تحریراً یہ کوشش کر رہے تھے۔ کہ کسی طرح ریل اور پختہ سڑک قادیان تک تیار ہو جائے۔ چنانچہ آخر کار وہ ریل کے معاملہ میں کامیاب ہو گئے۔ پس اگر کوئی بھی الہام حضور علیہ السلام کا ایسا ہوتا۔ کہ قادیان میں ریل نہیں آئے گی۔ تو آپ کی جماعت کا رویہ اس کے مخالف ہونا چاہیئے تھا۔ نہ یہ کہ خود کوشش کر کے نعوذ باللہ حضورؑ کی تکذیب میں حصہ لیتے۔

دوسرے یہ کہ آیا کوئی الہام یا رؤیا آپؑ کا ایسا ہے۔ جس سے ریل کا نہ آنا ثابت ہو۔ سو یہ باوجود تلاش کے ہمکو نہیں ملا۔ نہ کبھی سُنا۔ بلکہ ہمیشہ یہی سُنتے ہے کہ حضور علیہ السلام نے قادیان کی ترقی کے لئے پیشگوئیاں کی ہیں۔ اور اس زمانہ میں ہر شہر کی ترقی کے لئے تار اور ریل نہایت ہی ضروری اسباب ہیں۔ ان پیشگوئیوں کے ثبوت میں میں یہاں آپ کا ایک کشف درج کرتا ہوں۔

"ہمنے کشف میں دیکھا۔ کہ قادیان ایک بڑا عظیم الشان شہر بن گیا اور انتہائی نظر سے بھی پرے تک بازار نکل گئے۔ اونچی اونچی دو منزلی چو منزلی یا اس سے بھی زیادہ اونچے اونچے چوتروں والی دوکانیں عمدہ عمارت کی بنی ہوئی ہیں۔ اور موٹے موٹے سیٹھ بڑے بڑے پیٹ والے جن سے بازار کو رونق ہوتی ہے بیٹھے ہیں۔ اور ان کے آگے جواہرات اور لعل اور موتیوں اور ہیروں۔ روپوں اور اشرفیوں کے ڈھیر لگے ہیں۔ اور قسما قسم کی دوکانیں خوبصورت اسباب سے جگمگا رہی ہیں یعنے۔ بگھیاں۔ ٹم ٹم۔ فٹن پالکیاں۔ گھوڑے شکرمیں پیدل اس قدر بازار میں آتے جاتے ہیں۔ کہ مونڈھے سے مونڈھا بھڑکہ چلتا ہے اور راستہ بمشکل ملتا ہے۔" (الحکم ۲۴ اپریل ۱۹۰۲ء)

اب میں معترض سے یہ پوچھتا ہوں۔ کہ کیا اس زمانہ میں کوئی شہر اس حیثیت کا بغیر ریل کی موجودگی کے قائم ہو سکتا ہے؟ کیا یہ رونق۔ یہ تجارت یہ سواریاں یہ چہل پہل اور عظمت بغیر ریل کے ہونے کے کسی شہر کو آجکل حاصل ہونی ممکن ہے؟ پس اس نظارہ کے ساتھ یہ بھی واجب ہو گیا۔ کہ ریل اور تار اس شہر کا جزو لاینفک ہونگے۔

مگر اب صریح ریل کا ذکر بھی سُن لیں۔

"۱۴ اپریل ۱۹۰۵ء رویا میں دیکھا۔ کہ میں قادیان کے بازار میں ہوں۔ اور ایک گاڑی پر سوار ہوں۔ جیسے کہ ریل گاڑی ہوتی ہے۔ ....."

یہ رویا حضور علیہ السلام کا ۱۹۰۵ء کا ہے۔ اور اسی وقت چھپ چکا ہے۔ جس کو شک ہو۔ اخبار البدر جلد ۱ نمبر ۱۳ صفحہ ۱۹۰۵ء کو دیکھکر اپنی تسلی کر لے۔

اب ہمارے اس ثبوت کے بعد کہ قادیان میں ریل کا آنا ضروری ہے۔ اور آپؑ نے اسے اپنے کشف و رویا میں دیکھ کر دنیا کو پہلے ہی سے مطلع کر رکھا تھا ہمیں بھی حق ہے۔ کہ مخالف سے سوال کریں۔ کہ وہ ثابت کرے کہ وہ کونسا کشف یا الہام ہے۔ جس میں یہ بتایا گیا ہو۔ کہ قادیان میں کبھی بھی ریل نہیں آئے گی۔ والسلام۔

## امریکہ کے اخبارات

اسوقت امریکہ میں ۲۰ ہزار اخبار چھپتے ہیں۔ جن میں سے ۲۳۱۳ روزانہ اور (۸۲۴۱) ہفتہ وار) اور (۲۹۶۴) پندرہ روزہ یا ماہوار یا سہ ماہی ہیں۔ صرف نیویارک میں چھپنے والے روزانہ و ہفتہ وار وغیرہ اخباروں کی تعداد (۴۴۲۹) ہے۔ ان اخباروں میں سے ہر ایک اخبار کی اشاعت چالیس ہزار سے لے کر بہتر ہزار تک ہے۔ اور بڑے بڑے بارسوخ اخباروں کی اشاعت تین لاکھ تک ہے۔ ان سب اخباروں کی چھپائی میں روزانہ ایک لاکھ ۷۲ ہزار من کاغذ صرف ہوتا ہے۔

## افغانستان میں ڈاک خانہ

دولت خداداد افغانستان اب یونیورسل پوسٹل یونین میں شامل ہو گئی ہے۔ اب اہل افغانستان کے ساتھ خط و کتابت کرنے کی شرائط وہی ہونگی۔ جو پوسٹ اینڈ ٹیلی گراف گائیڈ میں غیر ملکی خط و کتابت کے لئے مرقوم ہے۔ ہندوستان سے افغانستان اب جو خط بھیجا جائے۔ اس کے وزن کے پہلے اونس پر ۳ آنہ۔ اور زائد ہر اونس یا حصہ اونس کے لئے ڈیڑھ آنہ کا ٹکٹ لگانا ہوگا۔ اور ایک پوسٹ کارڈ پر ۱۰ آنہ محصول ہوگا۔ باقی ہر چیز کا محصول وہی لگے گا۔ جو غیر ملکی ڈاک پر لگتا ہے۔ تمام قسم کی ڈاک۔ خانہ کی چیزوں کی رجسٹری ہو سکیگی۔ ہر ایک چیز کی رجسٹری کا محصول تین آنہ ہوگا۔

**اطلاع** احباب کو پہلے بھی لکھا گیا تھا۔ اب دوبارہ عرض ہے کہ اگر کسی خریدار کا پتہ غلط ہو تو دفتر میں صحیح پتہ لکھکر بھیجدیں۔ تاکہ اخبار پہنچنے میں دقت نہ ہو۔ (مینجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# حضرت مسیح ناصری کی ہجرت

(از مولوی عبدالاحد صاحب مولوی فاضل)

ہمارے غیر احمدی بھائیوں میں سے اکثر یہ خیال رکھتے ہیں۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام واقعہ صلیب کے بعد آسمان پر بجسد عنصری اُٹھائے گئے۔ اور پھر آپ ہی آخری زمانہ میں بہ نفس نفیس تشریف فرما ہو کر قتل دجال اور کسر صلیب کا کام سرانجام دینگے۔ اس مسئلہ پر میں قرآن وحدیث اور اقوال بزرگان سلف کو نظر انداز کرتے ہوئے صرف تاریخی نگاہ ڈالنا چاہتا ہوں۔

لیاب الخیار فی سیرۃ خیر المختار جو شیخ مصطفےٰ غلایینی پروفیسر عربی اسلامیہ کالج بیروت کی تصنیف ہے۔ اس کے صفحہ ۲۴ ایڈیشن سوم پر یہ عبارت درج ہے۔

"وبھذہ الھجرۃ تمت للرسول سنۃ اخوانہ من الانبیاء قبلہ فما من نبی الا بعث فی بلد نشأ ثم ھاجر عنہا من ابراھیم الی الانبیاء الی عیسےٰ بن مریم کلمۃ اللہ"۔

ترجمہ:۔ اور اس ہجرت کے ساتھ پوری ہو گئی آنحضرتؐ کے لئے آپ کے بھائی نبیوں کی سنت جو آپؐ سے پہلے ہوئے کیونکہ کوئی نبی نہیں ہوا۔ مگر وہ پڑھا ان شہروں میں جہاں اس کی پیدائش ہوئی۔ پھر وہاں سے ہجرت کر گیا۔ حضرت ابراہیمؑ سے لیکر حضرت عیسےٰؑ تک۔ ظاہر ہے۔ کہ ہجرت کی ضرورت مخالفت کے وقت پڑتی ہے۔ اور مخالفت دعوئ نبوت کے بعد شروع ہوتی ہے۔ اور حضرت مسیحؑ کی دعوئ نبوت کے بعد کوئی ہجرت سوائے اس کے جس کو حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے۔ کہ آپ صلیب سے بچ کر نصیبین کے راستہ کشمیر پہنچے۔ اور سری نگر محلہ خان یار علاقہ رونزہل میں آپ کی قبر ہے۔ ثابت نہیں۔

ادھر کتب تاریخ سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ آپ نے ہجرت کی ہے۔ اب آپ یہ بتائیں کہ مسیح بعد ہجرت کہاں تشریف لے گئے۔ یا یہ تسلیم کریں۔ جو حضرت اقدسؑ نے بیان کیا ہے۔ اور اس سے حضرت مسیحؑ کی موت ثابت ہوتی ہے۔

اسلئے میں اپنے ان بھائیوں سے درخواست کروں گا۔ جو ابھی تک اس عقیدہ پر جمے ہوئے ہیں۔ کہ وہ تاریخ کی روشنی میں بھی اسے دیکھیں۔ تا ان پر حقیقت حال منکشف ہو جائے۔

# قرب قیامت کے نشانات

سید ذوالحسن خان بن نواب صدیق حسن خان رئیس بھوپال اہلحدیث نے "اقتراب الساعۃ" ایک کتاب ۱۳۰۱ھ میں جس کو ۴۵ سال گذرے ہیں۔ لکھکر طبع کرائی تھی۔ اس کتاب میں نزول مسیح وخروج دجال وغیرہ کے سب حالات احادیث وروایات اسلامیہ سے جمع کئے ہیں۔ اس کتاب میں مندرجہ ذیل وہ علامات لکھی ہیں جو مسیح موعودؑ کے قرب نزول کے لئے بطور نشان راہ ہونگی۔ چنانچہ لکھا ہے۔ کہ قرب قیامت وقبل نزول مسیح موعودؑ یہ ہوگا۔ کہ

"قرآن کو محلی کرینگے (یعنے سنہری روپہری جلدیں بنوائینگے) مسجدوں میں نقش ونگار بناوینگے۔ منبروں کو لمبا لمبا کرینگے دل ویران ہونگے۔ شراب پی جاویگی۔ حدود شرعی معطل ہو جائیں گے۔ عورت شوہر کی تجارت میں شریک ہوگی۔ مرد عورتوں کی شکل بناوینگے۔ عورتیں مردوں کی شکل بنینگی۔ غیر اللہ کی قسم کھاوینگے۔ مرد بے طلب گواہی دینگے۔ سلام جان پہچان سے ہوگا۔ فقہ (یعنی علم دین) غیر اللہ کے لئے سیکھیں گے۔ دنیا کو عمل آخرت سے طلب کرینگے۔ غنیمت کو دولت امانت کو غنیمت۔ زکوٰۃ کو تاوان سمجھینگے۔ سردار قوم ذلیل قوم ہونگے۔ باپ کی نافرمانی کرینگے۔ یار کے ساتھ بھلائی کرینگے جورو کی اطاعت ہوگی۔ فاسقوں کی آواز مسجدوں میں بلند ہوگی۔ گانیوالیوں کو اور باجوں کو اختیار کرینگے۔ راہوں میں شراب پئینگے۔ ظلم کو فخر جانیں گے۔ رشوت کی گرم بازاری ہوگی۔ ظالم کے مددگار ہونگے۔ قرآن کو بطرز موسیقی پڑھیں گے۔ درندوں کی کھال بچھاوینگے۔ پچھلی امت اگلی امت پر لعنت کریگی۔ قول ظاہر ہو عمل دب جاوے۔ زبانیں موافق ہوں۔ دل مختلف۔ زنا پھیلیگا۔ طلاق سہل ہو جائے گی۔ عورتیں گھوڑوں پر سوار ہونگی۔ قرآن کو تجارت ٹھیرا دینگے۔ جوا کھیلیں گے۔ طبلے باجے مزامیر بجاوینگے۔ محتاجوں کو زکوٰۃ نہ دینگے۔ بیگناہ کو قتل کریں گے"۔

(اقتراب الساعۃ صفحہ ۸۴ و ۸۵)

# پیغامی مشن

## غیر مبائعین سے یکصد مطالبات

(از مولوی عبدالاحد صاحب مولوی فاضل)

**مطالبہ نمبر ۳۰**

حضرت اقدس جری اللہ فی حلل الانبیاءؑ ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ

"یہ ضروری ہوگا۔ کہ مقام اس انجمن کا ہمیشہ قادیان رہے۔ کیونکہ خدا نے اس کو برکت دی ہے۔ اور جائز ہوگا۔ کہ وہ آئندہ ضرورتیں محسوس کرکے اس کام کے لئے کوئی مکانی مکان طیار کریں"۔ (ضمیمہ الوصیت صفحہ ۳۳)

کیا حضرت اقدسؑ کے اس صریح ارشاد کی موجودگی میں باوجود علم رکھنے کے انجمن کا مقام لاہور بنانا اور قادیان (وہ قادیان جس کو خدا نے برکت دی ہے) کو چھوڑنا اس بات پر دلالت نہیں کرتا۔ کہ وہ لوگ جنھوں نے اپنا مرکز قادیان کو چھوڑ کر دوسری جگہ بنالیا ہے۔ حضرت اقدسؑ کی تعلیم کے خلاف کیا ہے؟

**مطالبہ نمبر ۳۱**

غیر مبائعین حضرات کا عقیدہ ہے۔ کہ ہر نبی کتاب لاتا ہے۔ ملاحظہ ہو النبوۃ فی الاسلام صفحہ ۸۲۔ اور یہ عقیدہ اس لئے تراشا گیا ہے۔ تا کسی طرح حضرت اقدسؑ کو زمرہ انبیاء سے خارج کیا جاوے۔ چونکہ حضرت اقدسؑ کا یہ دعویٰ تھا۔ کہ میں کوئی نئی کتاب نہیں لایا۔ بلکہ قرآن مجید ہی کی تجدید کے لئے مامور کیا گیا ہوں۔ اس لئے غیر مبائعین حضرات کو اس عقیدہ کی ضرورت پڑی۔ کہ تا کسی نہ کسی طرح سے حضرت اقدسؑ پر نبی کا اطلاق نہ ہو سکے۔ مگر ملاحظہ ہو شہادت القرآن صفحہ ۴۴ و صفحہ ۴۵۔ حضورؑ فرماتے ہیں "مجددوں اور روحانی حکیموں کی اس امت میں ایسی ہی ضرورت ہے۔ جیسے کہ قدیم سے انبیاء کی ضرورت پیش آتی رہی ہے۔ اس سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نبی مرسل تھے۔ اور ان کی توریت بنی اسرائیل کی تعلیم کیلئے کامل تھی۔ ..... لیکن باوجود اس کے بعد توریت کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صدہا ایسے نبی بنی اسرائیل میں سے آئے۔ کہ کوئی نئی کتاب انکے ساتھ نہیں تھی۔ بلکہ ان انبیاء کے ظہور کے مطالب یہ ہوتے تھے۔ کہ تا لوگ جو وہ زمانہ میں جو لوگ تعلیم توریت سے دُور پڑ گئے ہوں۔ پھر انکو توریت کے اصلی منشاء کی طرف کھینچیں۔ اور جن کے دلوں میں شکوک اور دہریت اور بے ایمانی ہو گئی ہو۔ انکو پھر زندہ ایمان بخشیں۔ چنانچہ اللہ جلشانہٗ خود قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ ولقد اٰتینا موسی الکتاب وقفینا من بعدہ بالرسل۔ یعنے موسیٰ کو ہمنے توریت دی۔ اور پھر اس کتاب کے بعد ہمنے کئی پیغمبر بھیجے۔ تا توریت کی تعلیم کی تائید اور تصدیق کریں۔ ..... پس ان تمام آیات سے ظاہر ہے۔ کہ عادت اللہ یہی ہے کہ وہ (نبی کتاب بھیجکر پھر اس کی تائید و تصدیق کے لئے ضرور انبیاء بھیجا کرتا ہے۔ چنانچہ توریت کی تائید کے لئے ایک وقت میں چار چار سو نبی بھی آیا۔"

حضرت اقدسؑ کی محولہ بالا عبارت سے دو باتیں ثابت ہوتی ہیں۔ ایک۔ یہ کہ اللہ تعالیٰ "اپنی کتاب بھیج کر۔ پھر اس کی تائید و تصدیق کے لئے ضرور نبی بھیجا کرتا ہے" پس اگر حضرت احمد علیہ السلام کو نبی نہ تسلیم کیا جائے۔ تو ماننا پڑے گا کہ قرآن کریم (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ کی کتاب ہی نہیں۔ یا یہ کہ حضرت اقدسؑ نے غلط بیانی سے کام لیا۔ اور یہ ہر دو امور باطل ہیں۔ اس لئے ماننا پڑا۔ کہ حضرت احمد علیہ السلام ضرور نبی ہیں۔ دوسری بات مندرجہ بالا حوالہ سے یہ ثابت ہوتی ہے۔ کہ ہر نبی کے لئے کتاب لانا ضروری نہیں۔ بلکہ صدہا نبی ایسے گذر چکے ہیں۔ جو محض پہلی کتاب کی تجدید کے لئے آئے۔

اب ذرا انصاف سے اس امر پر غور فرمادیں اور بتائیں۔ کہ کیا آپ حضرت اقدسؑ کی تعلیم پر چلتے ہیں۔ یا اہل قادیان؟

## مطالبہ نمبر ۳۲

جناب مولوی محمد علی صاحب فرماتے ہیں کہ "نبوۃ کا دروازہ ہرگز اس امت میں کھلا نہیں۔ یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ ..... نبوت تشریعی اور غیر تشریعی یکساں بند ہیں" (النبوۃ فی الاسلام صفحہ ۱۱۸)

مگر اس کے خلاف حضرت اقدسؑ فرماتے ہیں "یہ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا۔ اور بغیر شریعت کے آسکتا ہے۔ مگر وہی جو پہلے اُمتی ہو" (تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۵)

اب آپ فرماویں۔ کہ آپ کس کو ترجیح دینگے؟

## مطالبہ نمبر ۳۳

یہ اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا۔ کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے۔ وہ نبی ہے۔ اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے۔ اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اس کو جزوی فضیلت قرار دیدیتا تھا۔ مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی۔ اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا۔ اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۹ و صفحہ ۱۵۰)

حضرت اقدسؑ کی مندرجہ بالا عبارت جب غیر مبائعین حضرات کیخدمت میں پیش کیجاتی ہے۔ تو وہ کہہ دیا کرتے ہیں۔ کہ اس میں صرف یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے نبی کا خطاب دیا ہے۔ نہ کہ نبی بنایا ہے۔ اس لئے آپ نبی نہیں۔ اس کے متعلق بعض باتیں میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں۔ اب ایک اور بات پیش کرتا ہوں۔ ملاحظہ ہو چشمہ معرفت ٹائٹل پیج صفحہ ۲ "جب سے خدا نے مجھے مسیح موعود اور مہدی معہود کا خطاب دیا ہے۔ میری نسبت جوش اور غضب ان لوگوں کا جو اپنے تئیں مسلمان قرار دیتے ہیں۔ اور مجھے کافر کہتے ہیں۔ انتہا تک پہنچ گیا ہے"

دیکھئے جب حضرتؑ نے نبوت کا خطاب پایا یا دیسی ہی مسیح موعود کا خطاب بھی حاصل کیا۔ اب اگر لفظ خطاب سے حضرت اقدسؑ واقعہ میں نبی نہیں ہو سکتے۔ تو واقعہ میں مسیح موعود بھی نہیں ہو سکتے۔ اگر باوجود لفظ خطاب کے آپ واقعہ میں مسیح موعود ہیں۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ آپ اس لفظ کی وجہ سے واقعہ میں نبی نہ ہوں؟

## مطالبہ نمبر ۳۴

مولوی محمد علی صاحب اپنے رسالہ "آخری نبی" کے صفحہ ۱ پر لکھتے ہیں "ہمارے سامنے سوال نہایت مختصر ہے۔ جس کو حل کرنا ہے۔ یعنے یہ تو میرا اور میاں صاحب دونوں کا ایمان ہے۔ کہ قرآن کریم میں الفاظ خاتم النبیین آنحضرت صلعم کے متعلق آئے ہیں۔ بحث صرف اس قدر ہے۔ کہ ان الفاظ کے معنے کیا ہیں۔ میاں صاحب کے نزدیک خاتم النبیین کے معنے ہیں۔ وہ شخص جس کی اتباع سے آئندہ نبی بنا کریں گے۔ میرے نزدیک اس کے معنے ہیں آخری نبی"

طرفین کی رائے مولوی صاحب موصوف نے اوپر لکھدی ہے۔ اب سُنیئے حَکَم عدل کا فیصلہ اور حَکَم عدل بھی وہ جسے مبارک زبان نبوی سے حَکَم عدل کا خطاب دیا گیا ہے۔ حضورؐ فرماتے ہیں "اللہ جلشانہٗ نے آنحضرتؐ کو صاحب خاتم بنایا۔ یعنے آپؐ کو افاضہ کمال کے لئے مُہر دی۔ جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپؐ کا نام خاتم النبیین ٹھیرا۔ یعنے آپؐ کی پیروی کمالات نبوۃ بخشتی ہے۔ اور آپؐ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔ اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی" (حاشیہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۶-۹۷)

عبارت مذکورہ بالکل صاف ہے۔ اب آپ بتائیں کہ "حضرت امیر" کی رائے آپ کے نزدیک مرجح ہے یا خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی؟

وایھما احق بالامن

## مطالبہ نمبر ۳۵

جناب مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک خاتم کے معنے ہیں۔ آخری۔ جیسا کہ مطالبہ نمبر ۳۴ میں آپ کی عبارت سے ظاہر ہے۔ اور اگر یہ رائے جناب مولوی صاحب کی درست ہے۔ تو کیا مولوی صاحب بتائیں گے۔ کہ حضرت اقدسؑ کی مندرجہ ذیل عبارت کے کیا معنے ہیں۔ حضورؑ فرماتے ہیں "ما رایت وجھا احسن منہ فی الدنیا فھو خاتم الحسنین والجمیلین کیا انہ خاتم النبیین والمرسلین" (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۶۳)

ترجمہ:۔ میں نے کوئی چہرہ دنیا میں آپؐ سے زیادہ حسین نہیں دیکھا۔ پس آپؐ خاتم ہیں حسینوں اور جمیلوں کے جیسے آپؐ خاتم ہیں نبیوں اور رسولوں کے۔

جناب مولوی صاحب کے معنوں کو اگر درست تسلیم کیا جائے تو عبارت کا مفہوم یہ ہوگا۔ کہ جیسے آپؐ تمام انبیاء و مرسلین کے آخر میں مبعوث ہوئے۔ اور آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ ایسا ہی آپؐ تمام حسینوں کے بعد پیدا ہوئے۔ یعنے جیسے آپؐ کی پیدائش سے نبوۃ دنیا سے معدوم ہو گئی۔ ویسے ہی حسن کا نام و نشان بھی باقی نہ رہا۔ کیونکہ آپؐ خاتم الحسنین ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علاوہ ازیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دو اور موقعوں پر بھی لفظ ختم استعمال فرمایا ہے۔ لیکن وہاں پر کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ آپ نے ختم سے مراد آخر لئے ہیں۔ آپ رسول مقبول صلعم کی مدح میں فرماتے ہیں۔ تمت علیہ صفات کل مزیۃ ختمت بہ نعما کل زمان

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۶۳)

تن جملہ۔ پوری ہوگئیں۔ آپ پر ہر خوبی والی صفات آپ پر ہر زمانہ کی نعمتیں ختم کی گئیں۔

دوسرے موقعہ پر آپ فرماتے ہیں "بمرتو ختم است ہمہ شوخی و عیاری و نازیدن بہیچ عیار نباشد کہ نہ نالاں آردی۔ (درثمین فارسی) یعنی غیر مبائع حضرات بتائینگے۔ کہ ان مقامات پر حضورؑ نے جو لفظ خاتم استعمال فرمایا ہے۔ اور جس مفہوم کو آپؑ نے ادا کیا ہے۔ وہ صحیح ہے۔ یا مولوی محمد علی صاحب کا ارشاد کہ اس کے معنے "آخری" کے ہیں۔ درست ہے۔

**مطالبہ نمبر ۳۶** حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "ان اللہ لا یبشر الانبیاء والاولیاء بذریۃ الا اذا قدر تولید الصالحین

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۷۸ حاشیہ)

تن جملہ:۔ اللہ تعالیٰ انبیاء و اولیاء کو اولاد کی بشارت نہیں دیتا۔ مگر اس صورت میں جبکہ وہ مقدر کرتا ہے پیدائش صالحین۔

جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ انبیاء و اولیاء کی مبشر اولاد ضرور حق پر ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ تقدیر الٰہی میں زمرۂ صالحین سے شمار کئے جاتے ہیں۔ حضرت اقدس نے یہ ایک اصول بیان فرمایا ہے۔ اب سنیئے حضرت مسیح موعودؑ اپنی اولاد کے متعلق کیا فرماتے ہیں۔ فرماتے ہیں ؎

"میری اولاد سب تیری عطا ہے ہر اک تیری بشارت سے ہوا ہے"

جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ حضرت کی تمام اولاد صالح ہیں۔

کیا کوئی غیر مبائع صاحب بتائیں گے۔ کہ صالحین کی معیت کو کیوں ترک کیا گیا۔ جبکہ ارشاد خداوندی ہے کہ سبیل المومنین اختیار کیا جائے۔ ویتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم وساءت مصیرا (پ۵)

**مطالبہ نمبر ۳۷** حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تمام اولاد کے متعلق دعائیں کی ہیں۔ آپ فرماتے ہیں ؎

دعا کرتا ہوں اے میرے یگانہ
نہ آوے ان پہ رنجوں کا زمانہ،
نہ چھوڑیں وہ ترا یہ آستانہ
مرے مولا انہیں ہر دم بچانا،
یہی امید ہے اے میرے ہادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

(آئینہ مطبوعہ ۱۹۰۱ء)

اس کے بعد حضور فرماتے ہیں ؎

خدایا تیرے فضلوں کو کروں یاد۔
بشارت تو نے دی اور پھر یہ اولاد
کہاں ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد
بڑھیں گے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد
خبر مجھ کو یہ تو نے بارہا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

حضرت دعاء فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ دعا قبول فرماتا ہے۔ اور بشارت دیتا ہے۔ نہ ایک بار نہ دو بار بلکہ بارہا کہ ہرگز یہ برباد نہ ہونگے۔ کیا کوئی اس حکم عدل پر ایمان رکھنے والا کہہ سکتا ہے۔ کہ حضرت کی اولاد غلط عقائد رکھتی ہے۔ جبکہ خدا خود کہتا ہے۔ اور آئندہ کے متعلق پیشگوئی کرتا ہے۔ کہ ہرگز برباد نہ ہونگے۔ کوئی زمانہ ان پر ایسا نہ آئیگا۔ جس میں خدا کی درگاہ سے دور کئے جائیں۔

**ایک شبہ کا ازالہ** جب غیر مبائع دوستوں کی خدمت میں یہ پیش کیا جاتا ہے تو وہ کہدیا کرتے ہیں۔ کہ دیکھو سید الحکیم خان کے متعلق حضرت نے کیا لکھا تھا لیکن پھر وہ مرتد ہوگیا۔ اسکا جواب یہ ہے حضرت نے اس کے متعلق جو کچھ لکھا تھا۔ وہ اسکی موجودہ حالت کے مطابق لکھا تھا لیکن یہاں تو آئندہ کے متعلق بھی ہے۔ "کہاں ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد" کہ آئندہ کبھی برباد نہ ہونگے ؎

**یاددہانی**:۔ آپنے اخبار فاروق کیلئے ابتک کوئی خریدار دیا ہے یا نہیں۔ اگر نہیں دیا۔ تو اب اس فرض کو ادا کریں۔ (مینجر)

# غیر احمدی مشن

## شیخ سنوری کے عشرۂ کاملہ پر ایک نظر

(۳)

منشی محمد یعقوب صاحب پٹیالوی نے "عشرۂ کاملہ" کی پہلی فصل میں زیر سرخی "دس کاذب مدعیان نبوۃ والہام و مہدویت" کے نام لکھکر یہ ظاہر کرنا چاہا ہے۔ کہ قرآن مجید کی آیت لو تقول الخ کے خلاف کئی کاذب مدعیان نبوت والہام افتراء علی اللہ کرنے کے بعد بادشاہ بن گئے۔ اور عرصہ تک اپنے افتراء کی اشاعت کرتے رہے پس مرزا صاحب کا آیت لو تقول کو اپنی صداقت کے لئے پیش کرنا اور اس سے یہ نتیجہ نکالنا۔ کہ اگر میں جھوٹا ہوتا۔ تو زمانہ نبوت ختم الرسل کے برابر جو ۲۳ سال کا ہے مہلت نہ پاتا باطل ہے۔ کیونکہ کئی کاذب مدعیان نبوت والہام کا زمانہ ۲۳ سال کی مدت سے زیادہ ہے جیسے ابو منصور ۲۷ سال محمد بن تومرت ۲۴ سال۔ حسن بن صباح ۳۵ سال۔ صالح بن طریف ۴۷ سال۔ اکبر بادشاہ ہند ۲۵ سال۔ اسی ایمانداری کے اظہار کی خاطر پٹیالوی سنوری نے اپنی بے علمی سے دس نام کاذب مدعیان الہام کے اس فصل میں لکھے ہیں۔ جن میں سے پانچ مندرجہ بالا نام کے اشخاص نبوۃ والہام کے مدعی ہیں۔ جنھوں نے بخیال سنوری جھوٹا دعوئی نبوت والہام و مہدویت کا کیا۔ اور ۲۳ سال سے زیادہ عرصہ تک نہایت کامیابی کے ساتھ اس افترا کو چلاتے رہے۔ اور تا دم وفات اسی پر قائم رہے ہے۔ اور طبعی موت سے مرے۔ اس لئے آج ہم سنوری کے پانچ ممدوحین سے دو ایک کا حال لکھتے ہیں۔ اور جھوٹے کے گھر تک پہنچکر دم لیتے ہیں۔

**افتراء سے مراد کیا ہے؟** اول مناسب ہے۔ کہ ہم ناظرین کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مفتری علی اللہ کے متعلق عقیدہ آپ کے ہی الفاظ میں بیان کردیں۔ حضرت صاحب رسالہ انجام آتھم میں فرماتے ہیں۔ کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱) افتراء سے مراد ہمارے کلام میں وہ افتراء ہے۔ کہ کوئی شخص عمداً اپنی طرف سے بعض کلمات تراش کر یا ایک کتاب بنا کر پھر یہ دعویٰ کرے۔ کہ یہ باتیں خدا تعالےٰ کی طرف سے ہیں اور اس نے مجھے الہام کیا ہے۔ اور ان باتوں کے بارے میں میرے پر اس کی وحی نازل ہوئی ہے۔ حالانکہ کوئی وحی نازل نہیں ہوئی۔"

(حاشیہ انجام آتھم صفحہ ۶۳)

(۲) "ہاں اس بات کا واقعی طور پر ثبوت ضروری ہے کہ درحقیقت اس شخص نے وحی اللہ پانے کے دعویٰ میں تیئیس برس کی مدت حاصل کر لی۔ اور اس مدت میں اخیر تک کبھی خاموش نہیں رہا۔ اور نہ اس دعویٰ سے دست بردار ہوا۔" (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۲)

(۳) خدا تعالیٰ کی تمام پاک کتابیں اس بات پر متفق ہیں۔ کہ جھوٹا نبی ہلاک کیا جاتا ہے۔ اب اس کے مقابل پر یہ پیش کرنا کہ اکبر بادشاہ نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ یا روشن دین جالندھری نے دعویٰ کیا۔ یا کسی اور شخص نے دعویٰ کیا۔ اور وہ ہلاک نہیں ہوئے۔ یہ ایک دوسری حماقت ہے۔ جو ظاہر کی جاتی ہے۔ بھلا اگر یہ سچ ہے کہ ان لوگوں نے نبوت کے دعوے کئے۔ اور تیئیس برس تک ہلاک نہ ہوئے۔ تو پہلے ان لوگوں کی خاص تحریر سے ان کا دعویٰ ثابت کرنا چاہیئے۔ اور وہ الہام پیش کرنا چاہیئے۔ جو الہام انہوں نے خدا کے نام پر لوگوں کو سنایا۔ یعنے یہ کہا کہ ان لفظوں کے ساتھ میرے پر وحی نازل ہوئی ہے۔ کہ میں خدا کا رسول ہوں۔ اصل لفظ ان کی وحی کے کامل ثبوت کے ساتھ پیش کرنے چاہیئیں۔ کیونکہ ہماری تمام بحث وحی نبوت میں ہے۔ جس کی نسبت یہ ضروری ہے۔ کہ بعض کلمات پیش کر کے یہ کہا جائے کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ کہ ہمارے پر نازل ہوا ہے جب تک ایسا ثبوت نہ ہو تب تک ایمانوں کیطرح قرآن شریف پر حملہ کرنا اور آیت لو تقول کو ہنسی میں اڑانا ان لوگوں کا کام ہے۔ جن کو خدا تعالیٰ پر ایمان نہیں۔" (اربعین نمبر ۳)

(۴) "اگر حافظ محمد یوسف صاحب اور انکے دوسرے ہم مشرب اپنے اس دعویٰ میں صادق ہیں کہ کوئی شخص نبی یا رسول اور مامور من اللہ ہونیکا دعوےٰ کر کے اور کھلے کھلے طور پر خدا کے نام پر کلمات لوگوں کو سنا کر پھر باوجود مفتری ہونے کے برابر تیئیس برس تک جو نماز وحی آنحضرت صلعم ہے۔ زندہ رہا ہے تو میں ایسی نظیر پیش کرنیوالے کو جو قرآن کے ثبوت کے موافق ثبوت دیدے۔ پانسو روپیہ نقد دیدونگا۔" (اربعین نمبر ۳)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مندرجہ بالا مطالبہ معلوم کر لینے کے بعد اب شیخ سنوری صاحب کی پہلی فصل کی پیداوار ملاحظہ فرمائیے جس کے سر پر "دس کاذب مدعیان نبوت والہام ومہدویت" کا بورڈ لٹکایا گیا ہے

## شیخ سنوری کا پہلا پھل

جس پہلے شخص مدعی نبوت والہام ومہدویت کا نام بتایا ہے۔ وہ ابو منصور ہے۔ جو بقول سنوری ۲۷ سال تک دعویٰ نبوت والہام ومہدویت کر کے بڑی کامیابی کے ساتھ زندہ رہ کر افترا کرتا رہا اور ہلاک نہیں ہوا جس کا واقعہ سنوری شیخ اس طرح لکھتا ہے کہ۔

(۱) "ابو منصور بانی فرقہ منصوریہ کی تعلیم یہ تھی۔ کہ رسالت کبھی منقطع نہیں ہوتی۔ رسول ہمیشہ مبعوث ہوتے رہیں گے۔ قرآن وحدیث میں جو جنت ونار کا ذکر ہے۔ وہ دو شخصوں کے نام ہیں۔ اور اسی طرح میتہ۔ دم۔ لحم الخنزیر۔ اور میسر بھی حرام نہیں۔" پھر کہتا ہے کہ "یہ تو چند آدمیوں کے نام ہیں۔ جن کی محبت حرام کی گئی ہے صوم وصلوٰۃ حج وزکوٰۃ بھی چند آدمیوں کے نام تھے۔ جن کی محبت واجب ہے۔ ورنہ یہ کسی عبادت کے نام نہیں ہیں۔ غرضیکہ کل تکلیفات شرعی کو ساقط کر دیا تھا۔ **ستائیس برس تک نبوت کا دعویٰ اور سلطنت کر کے مارا گیا۔**"

(عشرہ کاملہ صفحہ ۱۴ طبع اول)

آہ! جہالت تیرا ستیاناس اور تعصب تیرا برا ہو۔ تو خاصے بھلے چنگے آدمیوں کو اندھا اور بہرا کر کے اس گڑھی میں ڈالدیتا ہے جس میں وہ نیچے ہی نیچے گرتے جاتے ہیں۔ علم وعقل سے بے بہرہ سنوری کو یہ سوجھا ہی نہیں۔ کہ میں نے اس فصل میں تو ایسے "دس کاذب مدعیان نبوت والہام ومہدویت" کا ثبوت دینا ہے۔ جنہوں نے علی الاعلان لوگوں کے سامنے یہ دعویٰ کیا ہو کہ ہم خدا کے مامور اور نبی اور رسول ہیں۔ اور یہ یہ وحی اور الہام ہم پر خدا نے لوگوں کی ہدایت کے واسطے اور مخلوق تک پہنچانیکو نازل کیا ہے۔ اور وہ یہ باللفظ خدا کا کلام ہے۔ مگر سنوری منشی جی نے سب سے پہلے اس شخص کو پیش کیا ہے۔ جس کے متعلق خود ہی مدعی بن گئے ہیں۔ کہ "وہ ستائیس برس تک نبوت کا دعویٰ اور سلطنت کر کے مارا گیا۔" یہ ایک دعویٰ ہے۔ جس کا ثبوت منشی جی تو ہے درکنار انکے اگلے اور پچھلے بھی ملکر ثابت نہیں کر سکتے۔ کہ ابو منصور نے فلاں سنہ میں نبوت والہام کا دعویٰ کر کے یہ یہ کلام باللفظ خدا کی وحی والہام کے نام سے بنا کر لوگوں کو سنایا تھا۔ کیا سنوری میاں کا صرف یہ لکھدینا ہی کافی ہے۔ کہ ابو منصور نے نبوت اور الہام کا دعویٰ کیا تھا۔ کیا ستائیس سال تک جو شخص دعویٰ نبوت کرتا رہا۔ اسکا کوئی الہام یا کوئی اس کی تحریری کتاب یا دعویٰ نبوۃ کا پتہ نہیں رہا۔ کیا اسی قسم کے دلائل سے آیت لو تقول کی تکذیب کرنے بیٹھے ہیں۔ یہ سب دھوکہ اور افترا ہے۔ کہ ابو منصور نے یہ کیا وہ کیا۔ کوئی ثبوت جیسا کہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کا مطالبہ ہے پیش تو کیا ہوتا۔

## ابو منصور کی تعلیم

شیخ سنوری نے جس مدعی نبوت والہام کو پیش کیا ہے۔ اس کی طرف جو تعلیم منسوب کی ہے۔ وہ تو اسلام ہی کے صریح خلاف ہے۔ مثلاً بتایا ہے۔ کہ ابو منصور نے جنت ودوزخ۔ میتہ۔ دم۔ خنزیر۔ میسر کے متعلق کہا تھا۔ کہ یہ سب چند آدمیوں کے نام ہیں۔ یہ حرام نہیں۔ نیز نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ ان آدمیوں کے نام ہیں۔ جن کی محبت واجب ہے۔ یہ کوئی عبادت نہیں کل احکامات شرعیہ کو اس نے ساقط کر دیا تھا۔" اس پر احمقانہ پن یوں ظاہر کیا ہے۔ کہ انکے ہی دعووں اور دلائل پر مرزا صاحب نے اپنے مشن کی بنیاد رکھی ہے۔ اور ابو منصور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی طرح قرآن کریم اور احادیث کے معنے بدلنے کی ترکیب خوب ہی کارگر ہوئی۔ اب ذرا مرزا صاحب علیہ السلام کی تعلیم جو بقول سنوری ابو منصور سے انہوں نے سیکھی ہے۔ وہ ملاحظہ فرمائیے۔

## حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جو تعلیم پیش کی ہے۔ وہ یہ ہے۔

"اے وے تمام لوگو جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو۔ تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے۔ جب اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو۔ کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے۔ وہ زکوٰۃ دے۔ اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے۔ اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے۔"

عقیدہ کی رُو سے جو خدا تم سے چاہتا ہے۔ وہ یہی ہے کہ خدا ایک اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اوس کا نبی ہے۔ اور وہ خاتم الانبیاء ہے اور سب سے بڑھ کر ہے۔ اب بعد اس کے کوئی نبی نہیں۔ مگر وہی جس پر بروزی طور سے محمدیت کی چادر پہنائی گئی۔ کیونکہ خادم اپنے مخدوم سے جدا نہیں۔ اور نہ شاخ اپنی بیخ سے جدا ہے۔ پس جو کامل طور پر مخدوم میں فنا ہو کر خدا سے نبی کا لقب پاتا ہے۔ وہ ختم نبوت کا قلیل انداز نہیں۔"

جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دعا میں لگا نہیں رہتا۔ اور انکسار سے خدا کو یاد نہیں کرتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔"

میرا مذہب یہ ہے۔ کہ تین چیزیں ہیں۔ جو تمہاری ہدایت کے لئے خدا نے تمہیں دی ہیں۔ سب سے اوّل قرآن ہے۔ سو تم ہوشیار رہو اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اُٹھاؤ۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے۔ وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ہے۔ کہ الخیر کلہ فی القرآن۔ کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔ تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔ کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں۔ جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔ بجز قرآن کے آسمان کے نیچے کوئی کتاب نہیں۔ جو بلا واسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے۔ اگر قرآن نہ آتا تو تمام دنیا ایک گندے مضغہ کی طرح تھی۔ قرآن وہ کتاب ہے۔ جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں۔ قرآن ایک ہفتہ میں انسان کو پاک کر سکتا ہے۔ پس اپنی ہمتیں بلند کرو۔ اور قرآن کی دعوت کو رد مت کرو۔"

دوسرا ذریعہ ہدایت کا سنت ہے۔ یعنے وہ پاک نمونے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے فعل اور عمل سے دکھلائے۔ کہ یوں نماز چاہیئے۔ اور یوں روزہ چاہیئے۔ اس کا نام سنت ہے۔ یعنے روش نبوی جو خدا کے قول کو فعل کے رنگ میں دکھلاتے رہے۔"

تیسرا ذریعہ ہدایت کا حدیث ہے۔ جو آپ کے بعد آپ کے اقوال جمع کئے گئے۔ اور حدیث کا رُتبہ قرآن و سنت سے کمتر ہے۔ کیونکہ اکثر حدیثیں ظنی ہیں لیکن اگر ساتھ سنت ہو تو وہ اس کو یقینی کر دیگی۔" (کشتی نوح)

یہ ہے وہ تعلیم جو خدا کے برگزیدہ مسیح و مہدی موعود علیہ السلام نے اپنی قوم کو دی ہے۔ اس تعلیم دینے والے راستباز کو کسی دشمن اسلام ابو منصور کے ساتھ ملانا سوائے اشر الناس کے متقی انسان کا دل گوارا نہیں کر سکتا۔ پس شیخ سنوری کے بطلان کے لئے اسی قدر کافی ہے۔ کہ ابو المنصور کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مماثلت بیان کرنیوالا چلو بھر پانی میں ناک ڈبو کر ڈوب مرے۔ اور آیت لو تقول کی تکذیب سے شرم کرے۔ جب تک کہ مسیح موعود علیہ السلام کے مطالبہ کے مطابق کسی کاذب مدعی الہام و وحی کا ثبوت نہ دے۔ اگلے نمبر میں انشاء اللہ دیگر کاذبوں کا حال بیان کیا جائیگا جن کو

# عیسائی مشن

## کیا بائبل میں کمی بیشی نہیں ہوئی؟

(از ملک فضل حسین صاحب احمدی مہاجر)

واجب العمل الہامی کتاب کے لئے ضروری ہے کہ اس میں کسی قسم کی کمی بیشی نہ ہونے پائے۔ کیونکہ اگر اس میں انسانی کلام بھی کسی طرح دخل پا جائے۔ تو وہ معتبر نہ رہے گی اور اس صورت میں اس پر عمل پیرا ہونا بجائے فائدہ کے نقصان کا موجب ہوگا۔ اور ایسی حالت میں عین ممکن ہے کہ ہم جس امر کو خدا کی طرف سے سمجھیں وہ کسی انسانی ہاتھ کا کرشمہ ہو۔ اور اس کی پیروی کر کے خواہ مخواہ خدائی ناراضگی کے مورد بن بیٹھیں۔ پس اگر کسی کتاب کا ایک وقت میں الہامی ہونا ثابت بھی ہو جائے۔ تب بھی اس کے متعلق یہ تحقیق کر لینا ضروری ہے۔ کہ اس میں انسانی تصرف تو نہیں ہوا ہے اگر نہ ہوا ہو تو فبہا ورنہ وہ ہرگز ہرگز اس قابل نہ ہوگی۔ کہ اس کا اتباع کیا جائے۔

سو اس اصل کے بیان کر دینے کے بعد ہم اپنے عیسائی احباب سے پوچھتے ہیں۔ کہ وہ بائبل میں انسانی تصرف کے قائل ہیں یا نہیں؟ اگر کہیں کہ اس میں تصرف ہوا۔ اور مختلف زمانوں میں مختلف لوگوں نے حسب مرضی جو چاہا بڑھایا۔ اور جو چاہا گھٹا دیا۔ تو ایسی حالت میں کسی تحقیق کی ضرورت نہیں۔ بلکہ مان لینا چاہیئے۔ کہ بائبل بوجہ غیر معتبر ہونے کے واجب العمل نہیں رہی۔ لیکن اگر واقعات سے چشم پوشی کر کے یہ کہا جائے۔ کہ

"اس مقدس کتاب کے سب صحیفے جیسے کہ ان الہامی شخصوں نے لکھ دیئے تھے۔ آج تک بلا کسی قسم کی کمی یا بیشی کے یہودیوں میں اور مسیحیوں میں نسلاً بعد نسلٍ محفوظ و مامون چلے آتے ہیں۔ ان میں کبھی تغیر و تبدل نہیں کیا گیا۔" (براہین نیرہ ص۱۱)

تو یہ جواب کسی حقیقت پر مبنی نہیں۔ کیونکہ اس زمانہ میں یہ امر دو اور دو چار کی طرح ثابت ہو چکا ہے۔ کہ بائبل میں وقتاً فوقتاً مختلف لوگوں نے من مانی عبارتیں ملائیں بھی اور گھٹائیں بھی۔ جیسا کہ ریورینڈ جینیر ٹی سنڈرلینڈ ایم۔ اے ڈی ڈی کے مندرجہ ذیل الفاظ سے ہم اظہار کرتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"یہ ایک تعجب انگیز حقیقت ہے۔ بائبل کی اکثر کتابوں کے مصنفین کے نام معلوم نہیں ہیں۔ مگر اس سے بھی بڑھ کر یہ بات ہے۔ کہ بعض کتابیں ایک شخص کی لکھی ہوئی نہیں ہیں۔ بلکہ مختلف اشخاص کی تحریرات کا مجموعہ ہیں۔ اور پھر وہ بھی ایک وقت کی نہیں بلکہ ان میں اختلاف زمانہ بھی ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ وقتاً فوقتاً ان میں تبدیلی ہوتی رہی ہے۔"

(رسالہ ماڈرن ریویو کلکتہ اگست ۱۹۲۴ء)

لیکن اگر اتنے بڑے پادری کی شہادت بھی ازراہ ضد ٹھکرا دی جائے۔ تو پھر مسیحی دوستوں کو مندرجہ ذیل سوالات کا جواب دینا چاہیئے۔

## عہد قدیم کے پانچ الحاقی مقامات

### پہلا سوال

کتاب[1] پیدائش۔ خروج[2] ۔ احبار[3] گنتی[4] اور استثناء[5] کا ملہم کون ہے؟

اگر کہو حضرت موسیٰؑ جیسا کہ ان کے سرناموں پر بھی "موسے کی پہلی کتاب" "موسے کی دوسری کتاب" الخ لکھا ہوا ہے۔ تو اب یہ بتاؤ۔ کہ ان میں کسی اور کا کلام تو مخلوط نہیں ہوا؟ اگر کہو ہاں تو پہلا دعویٰ غلط ٹھیرا۔ کہ اس مقدس کتاب کے سب صحیفے جیسے کہ ان الہامی شخصوں نے لکھ دیئے تھے۔ آجتک بلا کسی قسم کی کمی یا بیشی کے ..... محفوظ و مامون چلے آتے ہیں۔"

اور اگر کہو "ان میں کبھی تغیر و تبدل نہیں کیا گیا" تو یہ واقعات کے خلاف ہونے کے باعث غلط ہے۔ اگر پوچھو۔ دلیل؟ تو وہ بھی حاضر ہے۔ مگر پہلے کتاب پیدائش ۱۴/۱۲ کی مندرجہ ذیل عبارت پڑھیئے۔

"جب ابرام نے سنا کہ میرا بھائی گرفتار ہوا۔ تو اس نے اپنے سیکھے ہوئے تین سو اٹھارہ خانہ زادوں کو لیکر دان تک ان کا تعاقب کیا۔" یہاں کہا گیا ہے۔ کہ ابرام نے لٹیروں کا مقام دان تک تعاقب کیا حالانکہ جس جگہ کا نام یہاں دان بتایا گیا ہے۔ وہ ابراہیم کے وقت اس نام سے موسوم ہی نہ تھا۔ بلکہ اس زمانہ میں اس کا نام لیش تھا۔ اور دان نام تو حضرت ابراہیم کے پانچ سو سال اور حضرت موسے کے چالیس پچاس برس بعد رکھا گیا ثبوت درکار ہو۔ تو مندرجہ ذیل حوالہ پڑھ دیکھیئے۔ لکھا ہے کہ

"اور وہ میکا کی بنائی ہوئی چیزیں اس کے کاہن سمیت جو اس کے پاس تھا لے ہوئے لیش میں ان آسودہ و غافل لوگوں کے پاس پہنچے اور ان کو انہوں نے تہ تیغ کیا۔ اور شہر جلا دیا۔ ان کا چھڑانے والا کوئی نہ تھا کیونکہ وہ صیدا سے دور تھا۔ اور ادہنیں کسی سے کام نہ تھا۔ اور وہ بیت رحوب کی وادی میں تھا۔ بعد اس کے اُنہوں نے ایک شہر بنایا۔ اور اس میں بسے۔ اور اس شہر کا نام دان رکھا۔ ان کے باپ دان نامی کے مطابق جو اسرائیل کی اولاد تھا۔ لیکن پہلے اس شہر کا نام لیش تھا۔" (کتاب قاضیون ۱۸/۲۷ تا ۲۹)

اس حوالہ سے کیا نکلا؟ یہی کہ کتاب پیدائش میں دوسروں نے بھی تبدیلی کی ہے۔ کیونکہ جب یہ ظاہر ہے۔ کہ جس مقام پر حضرت ابراہیم نے لٹیروں کا تعاقب کیا تھا۔ اس کا اس وقت لیش نام تھا۔ اور وہی نام موسے کے وقت بھی تھا۔ تو اب کس طرح مان لیں۔ کہ موسے کی کتابوں میں بعد کے لوگوں نے تبدیلی نہیں کی۔ جب "قاضیون" میں صاف لکھا ہے۔ کہ پہلے اس بستی کا نام لیش ہی تھا۔ جسے بنی دان نے دوبارہ تعمیر کر کے دان کے نام سے مشہور کیا۔ تو یہ کیونکر مانا جا سکتا ہے کہ حضرت موسے نے اس کا نام اپنی کتاب میں دان ہی لکھا ہوگا۔ جب ان کے وقت اس شہر کا نام دان تھا ہی نہیں۔ بلکہ چالیس پچاس برس کے بعد یہ نام رکھا گیا۔ (دیکھئے ریفرنس بائبل کا حاشیہ) تو وہ کیسے یہ نام لکھ سکتے تھے۔ پس ان کے لکھے ہوئے نام میں اس قسم کی تبدیلی ثبوت ہے اس امر کا کہ مختلف زمانوں میں بعد کے لوگوں نے ضرور بہت کچھ ردّ و بدل کیا ہے۔ اور جب ردّ و بدل ثابت ہو گیا تو اب یہ کہنا غلط ٹھیرا کہ صحائف بائبل کے ملہموں نے جو کچھ لکھا تھا۔ وہ بغیر کسی تغیر و تبدل کے آجتک محفوظ و مامون ہے۔

### دوسرا سوال

اسیطرح مندرجہ ذیل مقام سے بھی تبدیلی کا ثبوت ملتا ہے۔ کتاب خروج باب ۱۶ آیت ۳۵ میں لکھا ہے۔ کہ

"اور بنی اسرائیل چالیس برس تک کہ وہ بستی میں آئے۔ من کھاتے رہے۔ جب تک کہ وہ زمین کنعان کی نواحی میں آئے من کھاتے رہے۔"

اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ یہ اسوقت لکھا گیا۔ جبکہ بنی اسرائیل کا کنعان کی نواحی میں آنا اور من کھانا موقوف ہوا۔ مگر چونکہ من کھانا تو موسے کے وقت موقوف ہوا۔ اور نہ ہی موسے کے وقت بنی اسرائیل موعود ملک کنعان میں داخل ہوئے تھے۔ اسلئے ماننا پڑے گا۔ کہ یہ لکھنے والا ایسے وقت ہوا ہے۔ جب کہ بنی اسرائیل کنعان کی نواحی میں آچکے تھے۔ اور من کھانا بھی موقوف ہو چکا تھا۔

وہ کب کنعان کی نواحی میں آئے۔ اور من کھانا موقوف ہوا؟ سو اس کے لئے کتاب یشوع باب ۵ آیت ۱۱-۱۲ دیکھئے۔ جہاں لکھا ہے کہ

"سو بنی اسرائیل نے جلجال میں خیمے کئے اور انہوں نے یریحو کے میدانوں میں اس مہینے کی چودھویں تاریخ شام کے وقت عید فسح کی۔ اور انہوں نے دوسرے دن کو فسح کرنے کے بعد اس زمین کے دانہ کی فطیری روٹیاں اور اسی دن میں بھنی ہوئی بالیں بھی کھائیں۔ اور جب انہوں نے اس زمین کا دانہ کھایا تو اسی دن سے من موقوف ہو گیا۔ اور آگے پھر بنی اسرائیل کو من نہ ملا۔ اور انہوں نے اسی سال کنعان کی سرزمین کا حاصل کھایا۔"

پس جو واقعہ موسے علیہ السلام سے کئی سال بعد ہوا۔ اس کا انہی کی کتاب میں تذکرہ دلیل ہے اس امر کی کہ ان کی کتابوں میں بعد کے لوگوں نے بہت کچھ تبدیلیاں کی ہونگی۔ اسی قسم کی اور بھی بہت سی دلیلیں بائبل کی پہلی پانچ کتابوں سے دی جا سکتی ہیں۔ مگر چونکہ یہاں اتنی گنجائش نہیں۔ اس لئے انہی پر اکتفا کرتے ہوئے الحاق کے تین ثبوت عہد قدیم کی دوسری کتابوں سے دکھلاتے ہیں۔

### تیسرا سوال

کہا جاتا ہے۔ کہ کتاب یشوع حضرت یشوع کی لکھی ہوئی ہے۔ مگر جب ہم براہ راست اس کتاب کا مطالعہ کرتے ہیں۔ تو یہ دعویٰ غلط ٹھیرتا ہے کیونکہ اس کتاب کی اندرونی شہادتیں بڑے زور کے ساتھ اس امر کی گواہی دیتی ہیں کہ یا تو یہ یشوع کی لکھی ہوئی نہیں۔ اور اگر انہوں نے لکھی تھی۔ تو زمانہ لمبا بعد میں اس کے اندر اوروں نے بھی بہت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کچھ ملا دیا ہے۔ مثال کے طور پر ایک دلیل پیش کی جاتی ہے کتاب یشوع باب ۲۴ آیت ۲۹ میں لکھا ہے۔ کہ

"اور ایسا ہوا۔ کہ بعد ان باتوں کے نون کا بیٹا یشوع خداوند کا بندہ جو ایک سو دس برس کا بوڑھا تھا۔ رحلت کر گیا"

اب ہر ایک سمجھ سکتا ہے۔ کہ مصنف اپنی موت کا حال اس طرح کبھی بھی نہیں لکھ سکتا۔ چونکہ یشوع کی کتاب میں اس طرح لکھا ہے۔ لہذا ثابت ہوا۔ کہ اس کی کتاب میں بھی دوسروں نے گھٹایا اور بڑھایا ہے۔ ممکن ہے کوئی یہ کہے کہ آخری الفاظ حضرت عزرا جامع توریت نے لکھے ہونگے۔ مگر اس کا ثبوت چاہیئے۔ جو آجتک ملا نہیں۔

## چوتھا سوال

مگر لطف تو یہ ہے۔ کہ خود کتاب عزرا جسے عزرا نبی کی تصنیف بتایا جاتا ہے وہ بھی دوسروں کے تصرف سے محفوظ نہیں رہی جو لوگ کتاب عزرا کو عزرا نبی کی تصنیف سمجھتے ہیں۔ وہ اس کتاب کے مندرجہ ذیل الفاظ کو پڑھیں۔ اور بتائیں۔ "جامع تورات" کی کتاب میں بھی لوگوں نے دستبردگی یا نہیں؟

کتاب عزرا باب ۷ آیت ۶ میں لکھا ہے کہ

"یہی عزرا بابل سے اُٹھ چلا۔ اور فقیہ تھا۔ جو موسیٰ کی شریعت میں جسے خداوند اسرائیل کے خدا نے دیا تھا ماہر تھا۔ اور اس لئے کہ خداوند اس کے خدا کا ہاتھ اس پر تھا۔ بادشاہ نے اس کی درخواست کے مطابق اس کی ساری مراد پوری کی تھی"

اس پر اپنی طرف سے کسی حاشیہ آرائی کی ضرورت نہیں۔ مسیحی احباب خود ہی اسے پڑھیں۔ اور بتائیں۔ کیا اس قسم کے الفاظ عزرا اپنے لئے خود لکھ سکتا تھا۔

پس یہ بھی اس امر کی دلیل ہے۔ کہ دوسری کتابوں کی طرح کتاب عزرا بھی لوگوں کی دستبرد سے نہیں بچی۔

اس کے بعد کتاب ایوب کے متعلق سُنیئے۔ لکھا ہے کہ

"بعد اس کے ایوب ایک سو چالیس برس جیا اور اپنے بیٹے اور اپنے بیٹوں کے بیٹے چار پشت تک دیکھے اور ایوب بوڑھا اور عمر دراز ہو کے مر گیا"

(کتاب ایوب باب ۴۲ آیت ۱۶-۱۷)

یہ حوالہ بھی اس دعویٰ کی پُرزور تکذیب کرتا ہے کہ بائبل کے ملہمین نے اپنے اپنے صحیفہ میں جو کچھ لکھا تھا۔ وہ بغیر کسی تبدیلی کے آجتک موجود ہے۔

یہ تو صرف بطور نمونہ چند شہادتیں نقل کی گئی ہیں اگر تفصیل سے کام لیا جائے۔ تو اس قسم کی درجنوں مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔ جو بائبل میں تغیر و تبدل کی پوری پوری تائید کرتی ہیں۔ مگر چونکہ یہاں تفصیل کی گنجائش نہیں۔ اس لئے فی الحال انہی کو کافی سمجھتے ہیں۔

## ترکی اور ایران میں جرمن اثر

ترکی اور ایران میں ایک یا دو سال سے جرمن اثر بہت جڑ پکڑتا جاتا ہے۔ اب اس نے افغانستان میں بھی اپنا اثر پھیلانا شروع کر دیا ہے ترکی میں جرمنی حکومت اپنے اثر کو اس طرح پھیلا رہی ہے۔ کہ جس طرح ۱۹۱۴ء کے جنگ سے پہلے اس نے مراکو میں پھیلایا تھا۔ ایک تو وہ بلا ذمہ داری کا مشورہ دیتی ہے۔ دوسرے روپیہ بھی خرچ کر دیتی ہے۔ حالانکہ اس کے معاوضہ میں اس کو سر دست کچھ ابھی معاوضہ نہیں حاصل ہوتا۔ ایران میں جرمنی کا اثر بہت زیادہ ہو گیا ہے۔ ایران کے تمام طیارے جرمن ساخت کے ہیں۔ ہوا باز بھی جرمن ہیں۔ نوّے میل ریلوے لائن تعمیر کرنیکا اجارہ بھی حکومت ایران نے جرمنی کو دیا ہے۔ یہ کیا بات ہے۔ کہ یہ ممالک اسلام برطانیہ کو پسند نہیں کرتے۔

## ترکوں کی مذہب سے علیحدگی

اب تک ہندوستان کے مسلمان ترکوں کی اس کارروائی پر افسوس اور مایوسی کا اظہار کر رہے ہیں۔ کہ ترکوں نے کیوں مذہب کو سلطنت سے الگ کر دیا۔ حالانکہ انگلستان جو دنیا کی اتنی متمدن اور آزاد سلطنت ہے۔ کہ جہاں سات سو سال سے پارلیمنٹ قائم ہے۔ ابتک مذہب کو سلطنت سے علیحدہ کرنے کی ضرورت پیش نہ آئی۔ لیکن موجودہ ترکوں نے اپنی خلافت کو تباہ کرنے پر ہر طرح سے مذہب اسلام سے یگانگت حاصل کرنے۔ عورتوں کا پردہ دور کرنے مدارس سے مذہبی تعلیم خارج کرنے یورپین لباس کو بتمامہ قومی لباس قرار دینے وغیرہ تغیرات کے ساتھ ہی مذہب اسلام سے قطعی بے تعلقی اختیار کرنے کی ضرورت سمجھی۔ جب ترکوں نے ترکی ٹوپی چھوڑ کر انگریزی ٹوپی اختیار کی تھی۔ تو ایک انگریزی اخبار نویس نے یہ طعنہ دیا تھا کہ ٹوپی بدلنے کی نسبت ٹوپی کے نیچے جو دماغ ہوتا ہے۔ اس کو بدلو۔ واقعی دل و دماغ کے بدلنے کی ضرورت ہے۔ نہ کہ تمام قومی شعار بدلنے کی۔ انگریز دل میں ایک بڑی خوبی یہ ہے۔ کہ باوجود ایک نہایت ترقی کن قوم ہونے کے ہزار ہزار سال کی پرانی قومی رسوم برابر جاری رکھتے چلے جاتے ہیں۔ اور ان کی کامیابی کی یہ حالت ہے۔ کہ روز افزوں ہے۔ اور بادشاہ انگلستان تا دم تحریر محافظ مذہب کے خطاب سے موسوم ہے۔ اب مدراس کی انجمن حمایت اسلام نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ ہندوستان کی تمام اسلامی انجمنوں سے درخواست کریں۔ کہ ان سب کے ممتاز نمائندے ملکر ایک وفد ترکی کی خدمت میں اس غرض سے بھیجیں۔ کہ انہیں سمجھائیں۔ کہ وہ حمایت اسلام کو نہ چھوڑیں۔ معلوم نہیں کہ ہندوستان کی نامور اسلامی انجمنیں اس بارہ میں کیا فیصلہ کریں۔ لیکن اگر انہوں نے وفد بھیجنے کا ارادہ بھی کیا تو یہ محض بے سود ثابت ہوگا۔ اور امید ہے کہ ترک مدبرین بجائے ہمدردی سے درخواست سننے کے بے رخی سے تلخ جواب دیدیں۔ (ایڈیٹر)


## مشینری زراعتی و ساما ن آہنی

بٹالہ کی مشہور و معروف چارہ کترنے کی مشین۔ آہنی ریہٹ (ہرٹ) نہری اونچے رقبہ اراضی کے لئے جھلاریں۔ زراعتی فارم کے نمونے کے آہنی ہل۔ خراس (بیل چکی) بیلنہ جات۔ چاولوں کی مشین (رائس ملز) سیویا۔ پھینیاں بنانے کی مشین۔ بادام روغن نکالنے کی مشین وغیرہ وغیرہ منگوانے کے لئے ہماری باتصویر فہرست طلب فرمائیے۔ علاوہ ازیں ہر قسم کی ڈھلائی لوہے۔ پیتل وغیرہ کا کام بیسٹرن نمونہ آنے پر کرایا جاتا ہے۔ ایک دفعہ آزمایش شرط ہے۔

ایم عبدالرشید اینڈ سنز جنرل سپلائرز احمدیہ بلڈنگ بٹالہ۔ (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# چند قابل دید کتابیں

**حق الیقین ردّ ہفوات المنافقین**

کچھ عرصہ گذرا ایک شیعہ نے ہفوات المسلمین نام کی ایک کتاب تصنیف کر کے شائع کی تھی جس میں ائمہ اسلام پر نہایت نازیبا اعتراض کئے تھے۔ اس کا جواب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے نہایت لطیف اور مدلل ارقام فرما کر عامۃ المسلمین پر ایک احسان عظیم کیا ہے قیمت ۱۲ر

**ہستی باری تعالیٰ**

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی وہ معرکۃ الآرا تقریر جو حضور نے سالانہ جلسہ ۱۹۲۱ء پر بیان فرمائی۔ قیمت صرف ایک روپیہ۔

**منہاج الطالبین**

حضرت اولوالعزم فضل عمرؓ خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی ان پر حقائق پر معارف تقریروں کا مجموعہ ہے۔ جو حضور نے سالانہ جلسہ ۱۹۲۵ء پر بیان فرمائیں۔ قیمت ۱۰ر

**قتل مرتد اور اسلام**

حضرت مولانا مولوی شیر علی صاحب بی اے کی وہ زبردست تصنیف جس میں قرآن مجید و احادیث صحیحہ سے تمام ان مدعیان اسلام کی تحریروں کی تردید کر دی ہے۔ جو مخالفین سلسلہ نے اپنی جہالت سے اسلام میں مرتد کی سزا قتل کے ثبوت میں شائع کی تھیں جس کا جواب نہ فرنگی محلی نہ دیوبندی نہ کرم آبادی نہ کوئی دوسرا دیسکا۔ ہر ایک احمدی کو اس کا پڑھنا ضروری ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ۔

**الواح الہدیٰ**

اسلامی اخلاق۔ اسلامی تہذیب کا آئینہ ہر ایک مسلمان کہلانیوالے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کا دم بھرنے والے کے لئے اس کا مطالعہ نہایت ہی ضروری ہے۔ قیمت صرف ۱۲ر۔

یہ کتاب احمدی احباب کو ہر وقت مطالعہ میں رکھنی چاہیئے۔

**آپ بیتی**

مولوی ظہور حسین صاحب مولوی فاضل مجاہد بخارا کی خود نوشت تاریخ جس میں وہ پُر درد و الم ناک حالات تحریر فرمائے ہیں۔ جو روس کے علاقہ میں انہیں پیش آئے۔ جن کو پڑھکر پتھر سے پتھر دل بھی پگھل جائیگا۔ اور صداقت سلسلہ عالیہ احمدیہ پر ایمان لے آئیگا۔ قیمت صرف ۴ر

**مسیح موعودؑ**

مولوی عبدالوہاب صاحب خلف حضرت خلیفۃ اوّل رضی اللہ عنہ کی اچھوتی تصنیف جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر نئے طرز پر دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت ۴ر

**سیرت مسیح موعودؑ**

حضرت سیدنا فضل عمرؓ خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی قلم سے قابل دید و لائق شنید۔ قیمت صرف ۴ر

**حیات نور الدین**

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کی اپنی لکھائی ہوئی سوانحعمری ہے۔ جس کا مطالعہ احمدی احباب کو ضروری ہے قیمت ۱۰ر

**خزینۃ العلوم**

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی تین تقریریں جن میں مختلف علوم کا ذکر فرما کر احمدی مبلغین کو اس طرف توجہ دلائی ہے قابل دید۔ قیمت صرف ۶ر

**تعلیم خاتون**

مستورات کے پڑھنے کے لئے نہایت عمدہ کتاب ہے قیمت ۴ر

**اخلاق خاتون**

یہ بھی مستورات کے لئے مفید کتاب ہے۔ یہ دونوں کتابیں احمدی مستورات اور احمدی لڑکیوں کو پڑھنی چاہئیں۔ قیمت صرف ۴ر

**فرائض مستورات**

یہ بھی ہر ایک احمدی خاتون کے مطالعہ کے لئے ہے۔ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی۔ قیمت صرف ۱۰ر

**اسلامی اصول کی فلاسفی**

سلسلہ عالیہ کے بانی حضرت مسیح موعودؑ قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ مشہور لیکچر جو جلسہ اعظم مذاہب لاہور میں تمام مذہبوں کے مقابلہ میں کامیاب رہا۔ اور کئی بار چھپ چکا۔ قیمت صرف ۵ر

**الحق مباحثہ دھلی**

حضرت مسیح موعودؑ کا وہ زبردست مباحثہ حیات و وفات مسیح ناصریؑ پر جو دھلی میں مولوی محمد بشیر بھوپالی سے تحریری ہوا تھا۔ قابل دید۔ قیمت صرف ۶ر

**القاء ربانی**

بجواب مولوی محمد علی مونگیری معروف بہ ابوالاحمر رحمانی کے فیصلہ آسمانی کی تردید جس میں قدرت حق کا نمونہ نظر آتا ہے۔ قیمت صرف ۸ر

**انجام آتھم**

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مشہور تصنیف۔ قیمت صرف دو روپیہ۔

**سیرۃ النبی**

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک سیرت مرتبہ حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ۔ مجلد۔ قیمت دو روپیہ۔

**دعوۃ الامیر**

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی وہ نادر کتاب جو حضور نے شہریار افغانستان کو دعوت سلسلہ کے لئے تصنیف فرمائی۔ مجلد قیمت تین روپے (عہ)

**تحفۃ الملوک**

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی وہ لاجواب تصنیف جو حضور نے شاہ دکن یعنے نظام حیدرآباد کو بھیجی۔ قیمت قسم اوّل ۱۸ر

پتہ:۔ مینجر فاروق بک ایجنسی قادیان (پنجاب)

---


## اعلیٰ مشہدی لنگیاں اور پشاوری کلاہ

ہر قسم کی چھوٹی بڑی مشہدی۔ پشاوری لنگیاں بحساب دو روپیہ چار آنہ فی گز اور ہر قسم کی مشہدی کناویز۔ عورتوں کے سوٹ کے لئے فی گز ۲ر فروخت کرتے ہیں۔ نیز کلاہ پشاوری جس قیمت اور جس سائز کا مطلوب ہو۔ بھیجا جا سکتا ہے۔ مال بذریعہ وی پی ارسال ہوگا۔ اگر خدانخواستہ پسند نہ آئے۔ تو صرف محصول ڈاک کاٹ کر باقی قیمت واپس کر دیجائے گی۔ یا اس کی جگہ دوسری چیز بھیج دیجائے گی۔ احمدی احباب فرمائش بھیجکر فائدہ اٹھائیں۔ مال دوسری دوکانوں کی نسبت عمدہ اور نسبتاً ارزاں ارسال ہوگا۔

پتہ:۔

میاں محمد و غلام حیدر بازار کریم پورہ شہر پشاور۔